رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

صدیقِ اکبر کا
کردار و فرامین

28-February-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حدیثِ پاک کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں ہے: اپنے اُمتیوں سے بہت پیار فرمانے والے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً

یعنی قِیامَت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث:۴۸۴)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہمراہی (صحبت) نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کثرت ہے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا! دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اور اس سے بَزمِ جنّت کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (ملتے ہیں)۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی

اچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! آج کے بیان میں ہم یارِ غار و یارِ مَزار، عاشِقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے **پاکیزہ کردار** کی چند جھلکیاں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مبارَک فرامین سنتی ہیں۔ پہلے ایک اِیمان اَفروز واقعہ سُنئے، چنانچہ

میرے محبوب کا کیا حال ہے؟

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: آغازِ اسلام میں جب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اجمعین کی تعداد اَڑتیس (38) ہو گئی تو امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کھل کر اسلام کا اظہار کرنے کی اجازت طلب کی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! ہم ابھی تعداد میں کم ہیں، مگر حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مسلسل اِصرار فرماتے رہے، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اظہارِ اسلام کی اجازت عطا فرما دی۔ مسلمان مسجدِ حرام کے آس پاس کے علاقے میں پھیل گئے، ہر شخص اپنے خاندان کو اسلام کی دعوت پیش کرنے لگا۔

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور وہاں ہر عیب سے پاک آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی تشریف فرما تھے، مُشرکینِ مکّہ نے جب مسلمانوں کو کھلم کھلا اسلام کی دعوت دیتے دیکھا تو اُن کا خُون کھول اُٹھا اور انہوں نے مُسلمانوں کو مارنا شُروع کر دیا۔

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بھی مارا یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بے ہوش ہو گئے، جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قبیلے بنُو تَیم کے لوگوں کو پتا چلا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو گھر لے گئے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے والد ابو قحافہ اور بنُو تَیم کے لوگ بہت پریشان تھے، مسلسل آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے گفتگو کرنے کی کوشش کر رہے تھے، بالآخر دِن کے آخری حصے میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو ہوش آگیا۔ جب انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے خیریت دریافت کی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زبان سے سب سے پہلا جملہ یہ نکلا کہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کس حال میں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی یہ بات سُن کر قبیلے کے کئی لوگ ناراض ہو کر چلے گئے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ اُمُّ الخیر سلمٰی جب کچھ کھانے

پینے کے لئے کہتیں تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صرف ایک ہی جملہ کہتے: "اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟ مجھے صرف ان کی خبر دو۔ یہ حالت دیکھ کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ کہنے لگیں، اللہ پاک کی قسم! مجھے آپ کے دوست کی خبر نہیں کہ وہ کس حال میں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: آپ اُمِّ جَمِیل بنتِ خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس چلی جائیں اور ان سے رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے آقا، غم کے ماروں کو سینے سے لگانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں سُوال کریں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ، اُمِّ جَمیل بنتِ خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس آئیں اور کہا کہ میرا بیٹا ابو بکر آپ سے اپنے دوست محمد بن عبدُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں پوچھ رہا ہے کہ وہ کیسے ہیں؟ حضرت اُمِّ جمیل رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اِس سُوال کا جواب دینے کے بجائے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے کے پاس چلتی ہوں، دونوں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس پہنچیں تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ان سے یہی پوچھا کہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟

تو حضرت اُمِّ جمیل رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے بتایا: سیدہ فاطمہ کے بابا، امام حسن و حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُما کے نانا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم محفوظ اور بالکل خیریت سے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پوچھا: اُمّتیوں کے حال کی خبر رکھنے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس وقت کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: دارِ ارقم میں تشریف فرما ہیں۔ فرمایا: خدا کی قسم! میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا، جب تک بے سُکونوں کو سُکون بخشنے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بذاتِ خُود نہ دیکھ لُوں، بہر حال جب سب لوگ چلے گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ اور اُمِ جمیل بنتِ خطاب، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بارگاہِ رسالت میں لے گئیں، جب اُمّتیوں پر مہربانیاں فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اس سچے عاشق کو دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آگئے اور آگے بڑھ کر اُنہیں تھام لیا، ان کے بوسے لینے لگے۔ یہ مُعاملہ دیکھ کر تمام مسلمان بھی آپ رَضِیَ

اللہُ عَنْہُ کی طرف بڑھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو زخمی دیکھ کر اپنی اُمّت کے غم میں آنسو بہانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر بڑی رِقّت طاری ہوئی۔

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں ٹھیک ہوں بس چہرہ تھوڑا زخمی ہو گیا ہے۔ جس دن آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو تکالیف دی گئیں، اسی روز آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الْخَیر سلمٰی اور حضرت سَیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بھی اسلام لے آئے تھے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عشقِ رسُول میں ڈوب کر دِینِ اِسلام کی تبلیغ کیلئے کس قدر آزمائشیں برداشت کیں۔ اسلام کے اس عظیم مُبَلِّغ نے اپنا سب کچھ اللہ کریم اور اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت میں قربان کر دیا، اس قدر تکلیفیں اور مصیبتیں پہنچنے کے بعد بھی اپنی فکر چھوڑ کر اپنے محبوب آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یاد کر رہے ہیں اور بے قرار ہیں کہ کسی طرح مجھے اپنا قُرب بخشنے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا حال معلوم ہو جائے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کسی پریشانی میں تو نہیں، ذرا غور فرمائیے! ہر عیب سے پاک آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے جانثار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشق و محبت کا تو یہ عالَم تھا۔ آیئے! ہم بھی غور کرتی ہیں کہ ہم امت کے غم میں آنسو بہانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی مَحبَّت کرتی ہیں؟ کیا ہمارے اندر بھی اسلام کی خاطِر قُربانی دینے کا جذبہ موجود ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تو جان و مال کی قُربانی دینے سے بھی نہیں گھبراتے تھے،

[1] ۔۔۔ تاریخ مدینہ دمشق، ۳۰/۴۹، البدایۃ والنہایۃ، ۲/۳۶۹

لیکن افسوس! ہم سے صرف وَقْت کی قُربانی بھی نہیں دی جاتی۔یاد رکھئے! جو دینِ اسلام کی مدد کرتا ہے، اللہ پاک اس کی مدد فرماتا ہے جیسا کہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الحَجّ کی آیت نمبر40 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗؕ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور بیشک اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا جو اس کے دِین کی مدد کرے گا۔ (پ۱۷،الحج:۴۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اللہ کریم اس کی مدد فرمائے گا جو اس کے دِین کی مدد کرے گا۔ حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اس کی مدد کرے جو اس(کے دِین) کی مدد کرے۔[2] حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی کی خدمت، عِلْمِ دِین پھیلانا، سب اللہ(پاک) کے دِین کی مدد ہے۔[3] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اللہ کریم کی رِضا حاصل کرنے کی نِیَّت سے دِینِ اِسلام کے پیغام کو عام کرنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں۔

دِینِ خدا کی مدد کرنے والوں کی مدد کیسے ہوتی ہے؟ ان کی مدد کون کرتا ہے؟ ان کو کیسی ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے؟ آیئے! سنتی ہیں، چنانچہ

پارہ26 سورۂ محمد کی آیت نمبر7 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۝ (پ۲۶،محمد:۷) ترجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔

دِینِ مُصْطَفٰے کی مدد کرنے والوں کیلئے دُعائیں تو بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن صدیوں سے دیتے

2۔۔۔تفسیر در منثور،پ۲۶،محمد،تحت الآیۃ:۷،۷/۴۶۲

3۔۔۔نور العرفان،پ۱۷،حج،تحت الآیۃ:۴۰،ص۵۳۷

چلے آ رہے ہیں۔یہ دُعااعلیٰ حضرت،امامِ اہلِسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بھی ”خُطباتِ رَضَوِیَّہ “میں شامِل فرمائی ہے۔وہ دُعا یہ ہے:**اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ** یعنی اے اللہ پاک! جو ہمارے آقا اور مولیٰ محمدِ مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین کی مدد کرے تُو بھی اُس کی مدد فرما۔اے دینِ مصطفٰے سے محبت کا دم بھرنے والیوں یقیناً ربِّ کریم کی مدد جس کے شاملِ حال ہو جائے اُس کا دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہے۔اللہ پاک کی مدد سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہوں گی اور ہمیں اِس کی خبر تک نہیں ہوتی ہو گی۔دُعا کے بعد کچھ اور بھی ہے اور وہ یہ ہے:**وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ** یعنی اے اللہ پاک!جو ہمارے آقا اور مولیٰ محمدِ مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین کی مدد نہ کرے تُو بھی اُس کی مدد نہ فرما۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ڈر جانے کا مقام ہے۔اللہ پاک جس کی مدد نہ فرمائے گا،یقیناًوہ کہیں کا نہ رہے گا۔ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ غور کرے کہ وہ اپنے لئے دُعا لے رہی ہے یا بد دُعا!ہر وہ کام دِینِ مصطفٰے کی مدد ہے جس سے اسلام پھیلے،غیر مسلم اسلام میں داخل ہوں اور بگڑے ہوئے مسلمانوں کی اِصلاح ہو۔بس نیکی کی دعوت کی خوب دُھومیں مچایئے،خود بھی دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماعات میں شرکت کیجئے دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی دعوت دیجئے خود بھی سنّتیں سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھایئے اور یوں دِینِ خدا و مصطفٰے کی خوب خوب مدد کر کے اللہ پاک کی امداد کی خوش خبری پایئے کہ خود اُس کا وعدہ ہے،چنانچہ

پارہ 26 سورۂ محمد کی ساتویں آیت میں ارشادِ پاک ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿۷﴾ (پ۲۶،محمد:۷)

ترجَمۂ کنزالعرفان:اے ایمان والو!اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت

قدمی عطا فرمائے گا۔

(خزائن العرفان ص ۹۳۲ ملخصًا)(نیکی کی دعوت، ص ۵۲۰ تا ۵۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مُختَصر تعارُف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مَزید حالات وواقِعات جاننے سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا تعارُف سنتی ہیں:

امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام عَبْدُ اللّٰہ، کُنْیَت ابو بکر اور صِدِّیق وعَتِیْق آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اَلقابات ہیں، صِدِّیق کا معنٰی ہے، بہت زیادہ سچ بولنے والا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ زمانۂ جاہِلِیَّت ہی میں اِس لقب سے مشہور ہوگئے تھے، کیونکہ ہمیشہ سچ بولتے تھے اور عَتِیْق کا معنٰی "آزاد" ہے۔ دوزخ سے بچانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو خوش خبری دیتے ہوئے فرمایا: اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ یعنی تم اللہ پاک کے فضل و کرم سے دوزخ کی آگ سے آزاد ہو۔ اِس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا یہ لَقَب ہوا۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قریشی ہیں اور ساتویں پُشت میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا شجرۂ نسب صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دلبر، فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے رہبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندانی شجرے سے مل جاتا ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عامُ الفِیل (ہاتھی والا سال یعنی جس سال نامُراد اَبرہہ بادشاہ ہاتھیوں کے لشکر کے ساتھ کعبے پر حملہ آور ہوا تھا) کے تقریباً اڑھائی سال بعد مکے شریف میں پیدا ہوئے۔ امیرُالمُومنین حضرت سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ صَحابی ہیں، جنہوں نے سب سے پہلے ہر عیب

---

1 . . . تاریخ الخلفاء، فصل فی اسمہ ولقبہ، ص ۲۹

سے پاک نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِسالت کی تصدیق کی، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اِس قدر عظیم شخصیت ہیں کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے اَفضل واَعلیٰ ہیں، آزاد مردوں میں سب سے پہلے اِسلام قبول کیا اورزندگی کے ہر موڑ پر اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دے کر وفاداری کا حق ادا کیا، 2 سال 7 ماہ خلافت کے فرائض سرانجام دے کر 22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ پیر شریف کا دن گزار کر وَفات پائی، اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ مُبارَک میں گناہگاروں پر شفقت فرمانے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پہلوئے مبارک میں دَفن ہوئے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے بڑے پرہیز گار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں ایک مقام پر امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو پرہیز گار فرمایا، چنانچہ

پارہ 30 سُوْرَۃُ اللَّیْل کی آیت نمبر 17 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَىۙ(۱۷) (پ۳۰، اللیل:۱۷) تَرجَمۂ کنزُ العِرفان: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیز گار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔

بیان کردہ آیتِ مُقدّسہ میں "اَتْقٰی" (یعنی سب سے بڑا پرہیز گار) سے مُراد امیرُ المؤمنین سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں۔

---

1 ... تارِیخُ الْخُلَفاء، ص ۶۲، ۶۷، ۸۱ ملتقطاً

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اللہ کریم کی بارگاہ میں امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو کتنا بڑا مقام حاصِل ہے کہ کئی آیاتِ مُبارکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے حق میں نازل ہوئیں، اِسی طرح امتیوں پر رحم و کرم فرمانے والے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مقام بہت اعلیٰ تھا، چنانچہ

بارگاہِ رسالت میں مَقامِ صِدِّیق اکبر

حضرت سَیِّدُنا ابو عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں آپ کو سب سے بڑھ کر کون محبوب ہے؟ اللہ کریم کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا)۔ انہوں نے دوبارہ عرض کی: مَردوں میں سے کون ہے؟ فرمایا: عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کے والد۔[2] (یعنی حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہما فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ کھڑے تھے، اتنے میں امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حاضر ہوئے تو ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آگے بڑھ کر ان سے ہاتھ مِلایا، پھر گلے لگا کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مُنہ چُوم لیا اور حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: اے ابُو الحسن! میرے نزدیک حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وہی مَقام ہے، جو اللہ کریم کے ہاں میرا مقام ہے۔[3]

2...صحیح البخاری، کتاب المغازی، غزوۃ ذات السلاسل، الحدیث:۴۳۵۸، ج ۳، ص ۱۲۶ مختصرا

3...الریاض النضرۃ، ذکر منزلته...الخ، ج ۱، ص ۱۸۵

صِدِّیقِ اکبر کا جنّت میں پُرتپاک استقبال

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایَت ہے، ہر عیب سے پاک آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا شخص داخل ہو گا کہ تمام جنت والے اسے پکار پکار کر کہیں گے: مَرحَبا! مَرحَبا! یہاں تشریف لایئے، یہاں تشریف لایئے۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بڑے تَعَجُّب سے پوچھا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم بھی اس شخص کو دیکھ سکیں گے؟ تو ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! وہ جنتی شخص تم ہی تو ہو۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کس قدر خُوش نَصیب صَحابی ہیں کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل قرار پائے اور خوشخبریاں سنانے والے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو جنت کی خوشخبری ارشاد فرمائی۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ ہر مقام پر رحم و کرم فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہے، حتّٰی کہ اللہ پاک نے آسمانوں میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام اپنے سب سے زیادہ پسندیدہ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام کے ساتھ ملا دیا، جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے، ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی، پس میرا جس آسمان سے گزر ہوا، میں نے وہاں اپنا نام لکھا ہوا

1…ابن حبان، کتاب اخبارہ عن مناقب الصحابۃ، ذکر ترحیب اھل الجنۃ بابی بکر، ۶، جزء: ۹، ص۷، حدیث: ۶۸۲۸

پایا اور اپنے بعد حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام بھی لکھا ہوا پایا۔[2] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے خوب خوب مَحَبَّت و عقیدت رکھیں تاکہ اللہ کریم اپنے پیارے کے صدقے ہم پر بھی اپنی رحمت کی بارشیں فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خیر خواہی کا جذبہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذاتِ بابَرَکت کو اللہ کریم نے بہترین خوبیوں اور پاکیزہ کردار کا مالک بنایا تھا۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے کِردارِ مبارک کی چند جھلکیاں سنتی ہیں، چنانچہ

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذات میں لوگوں کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہُوا تھا، یہی وجہ تھی کہ دِینِ اِسلام قبول کرنے کی وجہ سے ظلم و ستم برداشت کرنے والے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے رَحمت و مہربانی کے دریا بہا دِیئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ظلم و ستم کی چکی میں پِسنے والے مسلمانوں کے لئے صرف دل میں ہی ہمدردی کے جذبات نہ رکھتے تھے بلکہ انہیں تکلیفوں سے نجات دلانے کے لئے کوشش فرماتے، اگر اس کام کے لئے مال بھی خرچ کرنا پڑتا تو اِس سے بھی پیچھے نہ ہٹتے۔ آیئے! اس تعلق سے ایک ایمان افروز واقعہ سنئے، چنانچہ

حضرت سیدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی آزادی

2…مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی ابی بکر، ۹/۱۹، حدیث: ۱۴۲۹۶، تاریخ الخلفاء، ذکر ابو بکر الصدیق، ص ۴۳

اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہت پیارے اور مشہور صحابی حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سچے مومن اور پاکیزہ دل غلام تھے، ان کا مالک اُمَیَّہ بِن خَلَفْ انہیں سخت دھوپ میں لے جاکر مکہ سے باہر دہکتی ہوئی ریت پر چِت لٹا کر سینے پر ایک بڑا پتھر رکھ دیتا اور کہتا: مُحمّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین) کا انکار کرو، ہمارے خداؤں کی عبادت کرو، ورنہ یونہی مر جاؤ گے۔ حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صرف یہی جواب دیتے: اَحد اَحد (یعنی اللہ پاک ایک ہے ،اُس کا کوئی شریک نہیں) [1] ایک دن امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس جگہ سے گزرے جہاں حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ظلم کا نشانہ بنایا جارہا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُمَیَّہ بِن خَلَفْ کو ڈانٹتے ہوئے کہا: اس مسکین کو ستاتے ہوئے تجھے اللہ پاک سے ڈر نہیں لگتا؟ کب تک ایسا کرتا رہے گا؟ وہ کہنے لگا: ابو بکر! تم نے ہی اسے خراب (یعنی مسلمان) کیا ہے، تم ہی اسے چھڑالو۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میرے پاس حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے زیادہ تندرست و توانا غلام ہے، حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مجھے دے کر وہ تم لے لو۔ کہنے لگا: منظور ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کچھ رقم اور غلام کے بدلے میں انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔

اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مزید چھ (6) ایسے ہی غلام آزاد کیے۔[2] یہ بھی مروی ہے کہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو 5 اُوقِیَّہ (یعنی تقریباً 32 تولے) سونا ادا کر کے خریدا تو فروخت کرنے والے نے کہا: ابو بکر! اگر تم صرف ایک اُوقِیَّہ سونے پر اَڑ جاتے تو میں اتنی قیمت میں ہی اسے فروخت کر دیتا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: اگر تم

---

1 ...الریاض النضرۃ، ذکر من اعتقہ...الخ، ۱/ ۱۳۳ تا ۱۳۴

2 ...الریاض النضرۃ، ذکر من اعتقہ...الخ، ۱/ ۱۳۴

سو (100) اُوقِیّہ سونا مانگتے تو میں وہ بھی دے دیتا اور حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ضرور خرید لیتا۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسلمانوں پر بہت مہربان تھے، کسی مومن کو تکلیف میں مُبْتَلا نہ دیکھ پاتے اور اپنے مال وسامان کو اس کی جان پر ترجیح دیتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سمیت سات (7) غلاموں کو خرید کر آزاد فرما دیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نیک ہونے کے ساتھ ساتھ نیک کاموں میں پہل کرنے والے تھے، چنانچہ

یارِ غار کا مالی ایثار

غَزْوَۂ تَبُوک کے موقع پر جب اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمّت کے مالداروں کو حکم دیا کہ وہ اللہ پاک کی راہ میں مالی اِمداد کے لئے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں تاکہ اِسلام کی خاطر لڑنے والوں کے لئے کھانے پینے اور سُواریوں کا اِنْتِظام کیا جاسکے، امت کی خیر خواہی فرمانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِس فرمانِ عالیشان پر عمل کرتے ہوئے جس ہستی نے راہِ خدا کے لئے اپنی ساری دولت بارگاہِ رِسالت میں پیش کی، وہ صحابیِ رسول، عاشقِ اکبر امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے گھر کا سارا مال وسامان اللہ کریم کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں ڈھیر کر دیا، ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے یارِ غار کے اِس اِیثار کو دیکھ کر پوچھا، کیا اپنے گھر بار کے لئے بھی کچھ چھوڑا؟ نہایت اَدَب واحترام سے عَرْض گزار ہوئے: اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یعنی میں اللہ

---

[3]... (الرياض النضرة، ١/١٣٣)

پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِمّۂ کرم پر چھوڑ آیا ہوں۔[1] گویا ارشاد فرمایا: میرے اور میرے بال بچوں کے لیے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافی ہیں۔

میں اپنے ربِّ کریم سے راضی ہوں

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں اُمّت کے غم میں آنسو بہانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر تھا، وہاں امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ ایسا لباس پہنے تشریف فرما تھے، جس میں بٹنوں کی جگہ کانٹے لگے ہوئے تھے۔ اتنے میں جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوئے اور عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آج ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایسا لباس کیوں پہنا ہوا ہے؟ فرمایا: اے جبریل! اس نے اپنا سارا مال فتحِ مکہ سے پہلے مجھ پر قربان کر دیا ہے۔ جبریلِ امین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا: اللہ کریم آپ پر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے، ان سے پوچھئے کہ وہ اللہ کریم سے راضی ہیں یا ناراض؟ اللہ کریم کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ابو بکر! اللہ کریم تمہیں سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ مجھ سے راضی ہو یا نہیں؟ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: میں اپنے پروردگار سے ناراض کیسے ہو سکتا ہوں؟ میں اپنے ربّ کریم سے راضی ہوں، میں اپنے ربّ کریم سے راضی ہوں، میں اپنے ربّ کریم سے راضی ہوں۔ (تاریخ مدینۃ دمشق، عبدُاللہ ویقال عتیق، ۳۰/۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس روایت سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ

[1] ... سبل الھدٰی والرشاد، ذکر حثہ علی النفقۃ... الخ، ۵/۴۳۵

اللہ پاک کی بارگاہ میں کیسا عظیم مرتبہ ہے وہیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کرنے کا کیسا اعلیٰ جذبہ رکھتے تھے، یقیناً اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کرنے کے بہت فضائل ہیں، ربّ کریم کی نعمتیں تقسیم فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس مسلمان نے کسی بے لباس مسلمان کو کپڑا پہنایا، اللہ پاک اسے جنّتی لباس پہنائے گا اور جس نے کسی بُھوکے مُسلمان کو کھانا کھلایا اللہ پاک اُسے جنّتی پھل کھلائے گا اور جس نے کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلایا، اللہ پاک اُسے مُہر لگی ہوئی پاکیزہ شراب پلائے گا۔[2]

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ بے لباس مسلمانوں کو لباس پہنانا، بھوکوں کو کھانا کھلانا اور پیاسوں کو پانی پلانا کتنی بہترین نیکیاں ہیں۔ آیئے! ہم بھی نِیّت کرتی ہیں کہ غریبوں کی امداد کریں گی، بھوکوں کو کھانا کھلائیں گی، پیاسی اسلامی بہنوں کو پانی پلائیں گی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ان جیسی بے شمار نیک اعمال کرنے کا خوب خوب ذہن دیا جاتا ہے، لہٰذا آج بلکہ ابھی سے اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر 8 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر حصہ لے کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا دیجئے۔ یاد رہے! ذیلی حلقے کے مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ" بھی ہے۔ جس کے ذریعے اسلامی بہنوں کو گھر گھر جا کر نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ ہفتے کا کوئی ایک دن مقرّر کر کے جگہ بدل بدل کر "مدنی دَورہ" کے ذریعے نیکی کی دعوت کی سعادت حاصِل کیجئے۔ کم از کم 7 اسلامی بہنیں (جن میں کم از کم ایک بڑی عمر والی ضَرور ہوں) اپنے ذیلی حلقے یا حلقے کے

---

[2]... سنن ابی داود، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، ۱۸۰/۲، حدیث: ۱۶۸۲

اَطراف میں (پردے کی احتیاط کے ساتھ) گھر گھر جا کر 72 منٹ "مدنی دورہ" کی ترکیب بنائیں۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بلکہ خود رحم و کرم فرمانے والے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی مقصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مدنی کام کے بے شمار دینی و دنیوی فوائد (Benefits) ہیں ✤ مدنی دورے کی برکت سے ہر عیب سے پاک پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیکی کی دعوت دینے والی سنت پر عمل ہو جاتا ہے۔ ✤ مدنی دورے کی برکت سے اسلامی بہنوں سے ملاقات وسلام کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ✤ مدنی دورے کی برکت سے علمِ دِین اور نیکی کی دعوت سے مالامال قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ تک پہنچائے جاتے ہیں۔ ✤ مدنی دورے کی برکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے میں بہت مدد حاصل ہوتی ہے۔ ✤ مدنی دورے کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی تشہیر و نیک نامی ہوتی ہے، لہذا آپ بھی مدنی کاموں کی خوب خوب دھومیں مچائیے اور دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے آیئے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کی ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجئے چنانچہ

گناہوں سے نجات کیسے ملی؟

پنجاب کی ایک اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے نت نئے فیشن اپنانے، گانے باجے سننے اور بے پردگی جیسے گناہوں میں گرفتار تھیں نیز غصہ اور چڑچڑاپن بھی ان کی عادات میں شامل تھا۔ ان کی زندگی میں مدنی انقلاب کچھ یوں برپا ہوا کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بہن نے انہیں نیکی کی دعوت دی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذہن دیا۔ ان کی زبان میں ایسی تاثیر تھی کہ وہ انکار نہ کرسکیں اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے

اجتماع میں جا پہنچیں۔ تلاوت و نعت شریف کے بعد ہونے والا سنّتوں بھرا بیان بڑا دلنشین اور پُر تاثیر تھا۔ پھر ذکرُ اللہ کی صداؤں اور رو رو کر کی جانے والی رِقّت انگیز دُعاؤں نے انہیں بہُت متاثر کیا۔ اجتماع میں ہونے والے اللہ کے ذکر سے ان کے دل کو بہت سکون ملا۔ وہ دن اور آج کا دن! وہ دعوتِ اسلامی والی بن گئیں، اس اجتماع میں شرکت سے پہلے مَعَاذَ اللہ وہ بے پردگی جیسے گناہ میں گرفتار تھی، مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے انہوں نے مدنی برقع سجالیا اور اب تک اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس پر استقامت حاصل ہے۔

"اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروادیں."

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِسلام کی دَعوَت کا انداز

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ خُوش نصیب صحابی ہیں جو مَردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے، مشہور سیرت نگار حضرت ابنِ اسحاق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اِسلام لاتے ہی اس کا اظہار بھی فرمادیا اور اس کی دعوت بھی دینا شُروع کردی، چونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی قوم میں نہایت ہی نرم دل، لوگوں کے دُکھ درد میں شریک ہونے والے اور سب کی پسندیدہ شخصیت تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قُریش کی خاندانی شرافت و مقام اور ان کی ہر اچھائی بُرائی کو اچھی طرح جانتے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک مشہور اور خُوش اَخلاق تاجِر بھی تھے، قُریش کے تمام چھوٹے بڑے لوگ علمی و تجارتی خوبیوں اور پاکیزہ صحبت کے سبب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی

خدمت میں حاضر ہوتے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ان پر انفرادی کوشش کرتے، اسلام کی خُوبِیاں بیان فرماتے اور انہیں اِسلام کی دَعوَت دیتے۔ اس طرح آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے پاس آنے والے کئی لوگوں پر انفرادی کوشش کر کے انہیں بھی اسلام میں داخل کر لیا۔[1]، چنانچہ

شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"بُڈھا پُجاری"** کے صفحہ نمبر 11 پر فرماتے ہیں: آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اِنفرادی کوشش سے پانچ (5) وہ حضرات اسلام لائے جن کا شمار عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ میں ہوتا ہے۔ (یاد رہے! ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وہ دس (10) اَصحاب عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جن کے جنّتی ہونے کی دنیا میں خبر دے دی گئی انہیں **"عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ"** کہتے ہیں۔ (بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلسنت، ص۷۶ ملخصا))

ان کے مبارک نام یہ ہیں: (1) حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (2) حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقّاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (3) حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (4) حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (5) حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عَوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں مسجد کی تعمیر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اسلام کی ابتدا میں اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی تھی، جہاں وہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھا

---

1 ۔۔۔ الریاض النضرۃ، الفصل الخامس فی ذکر من ۔۔۔ الخ، ۱/ ۹۱

کرتے تھے، لوگ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اس ایمان کو تازگی بخشنے والے منظر کو دیکھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے آس پاس جمع ہو جاتے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی تلاوتِ قرآن، عبادت اور خوفِ خُدا میں رونا لوگوں کو بہت مُتأثِّر کرتا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اس عمل کے سبب بھی کئی لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔[2] اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میرے والدِ ماجد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب قرآنِ پاک کی تلاوت فرماتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے آنسوؤں پر اختیار نہ رہتا یعنی بہت زیادہ رونے لگتے۔[3]

تلاوت میں رونا کارِ ثواب ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے کس قدر آنسو بہاتے تھے، حالانکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دنیا میں ہی اللہ پاک کی رحمت بن کر تشریف لانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک سے جنّتی ہونے کی خوشخبری مل گئی تھی، اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خوفِ خدا سے روتے تھے۔ ہمیں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے رونا چاہیے اور اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنا لینی چاہیے کیونکہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے رونا ایک بہترین عمل ہے، جیسا کہ

اپنی اُمّت کے غم میں آنسو بہانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: قرآنِ پاک کی تِلاوت کرتے ہوئے رویا کرو اور رونا نہ آئے تو رونے کی سی صورت بنالو۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

2 ...الرياض النضرة، الفصل الخامس فی ذكر من... الخ، ۱/۹۲

3 ...شعب الايمان، الحادی عشر من شعب الايمان، ۱/۴۹۳، حديث: ۸۰۶

4 ...ابن ماجه، باب فی حسن الصوت، ۲/۱۲۹، حديث: ۱۳۳۷ ملتقطا

گرمیوں میں روزے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے اِسی طرح آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کثرت سے روزے بھی رکھا کرتے تھے جیسا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ گرمیوں میں (نفل) روزے رکھتے اور سَردِیوں میں چھوڑ دیتے تھے۔[1] واقعی یہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ذوقِ عبادت تھا کہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے روتے اور فرض روزوں کے علاوہ گرمیوں میں نفل روزے رکھتے، اگر آج ہم اپنی حالت پر غور کریں تو سردیوں میں فرض روزوں میں بھی سُستی کرتی ہیں حالانکہ سَردِیوں میں عُموماً دِن بہت چھوٹے اور راتیں بہت لمبی ہوتی ہیں اور دِن میں پیاس بھی بہت کم لگتی ہے جبکہ گرمیوں میں عُموماً دِن بہت لمبا اور راتیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں اور دن میں پیاس کی شِدت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یقیناً یہ دُنیا کی گرمی آخرت کی گرمی کے مُقابلے میں کچھ بھی نہیں کہ جب قِیامَت کا دِن ہوگا اور سُورَج سَوا مِیل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، شِدَّتِ پیاس سے زبانیں باہر نکل رہی ہوں گی، لوگ اپنے ہی پسینے میں نہا رہے ہوں گے، اس وقت کی گرمی برداشت کرنا یقیناً ہمارے بس میں نہیں، لہٰذا دُنیا میں ہی ربِّ کریم کی رِضا کے لیے اچھے اعمال کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اللہ کریم اور ہم گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَنا لیجئے، قِیامَت کے دن اللہ پاک کی رحمت سے عرش کا سایہ پانے کیلئے آج دنیا ہی میں نیکیوں کی کثرت کرنی ہوگی۔ آیئے! یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی

---

1 . . . الزھد للامام احمد، کتاب الزھد، زھد أبی بکر صدیق، ص ۱۴۱، حدیث: ۵۸۵

تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر عملی طور پر شامل ہو کر نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے ہوئے راہِ آخرت کے لیے سامانِ آخرت جمع کیجئے۔

مجلس مَدَنی مُذاکرہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کے کم و بیش 107 شعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچا رہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ "**مجلس مَدَنی مذاکرہ**" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے "**عِلْم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذَرِیعہ سُوال ہے۔**" کے قول کو عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے سُوال و جواب کا ایک سِلسِلہ شُروع کیا ہے، جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں "**مَدَنی مُذاکرہ**" کہا جاتا ہے۔ عاشِقانِ رسول مَدَنی مُذاکروں میں عَقائد و اَعمال، فضائل و مَنَاقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعْلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات(Topics) کے مُتَعلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُنہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نَوازتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "**مجلس مَدَنی مذاکرہ**" کے تحت شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے بھرپور مَدَنی پُھولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے اِن مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رِسالوں، وی سی ڈیز اور میموری کارڈز کی صُورت میں پیش کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت کا

ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پڑوسیوں کے حق میں نہایت نرم دل تھے، جیسا کہ

پڑوسی سے جھگڑا مت کرو

حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمن بن قاسم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے والِد سے رِوایَت کرتے ہیں: ایک بار امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حضرت سَیِّدُنا عبدُالرحمن بن ابُو بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما کے پاس سے گُزرے تو وہ اپنے پڑوسی کو ڈانٹ رہے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ان سے فرمایا: اپنے پڑوسی کے ساتھ جھگڑا مت کرو، کیونکہ یہ تو یہیں رہے گا، لیکن جو لوگ تُمہاری لڑائی کو دیکھیں گے وہ یہاں سے چلے جائیں گے۔[1]

پڑوسی کے حُقُوق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پڑوسی کے ساتھ جھگڑنے والے شخص کو کس قدر اچھے انداز میں نیکی کی دعوت پیش کی۔ اس میں ہمارے لئے بھی بہت سے مدنی پھول موجود ہیں واقعی جب پڑوسنیں آپس میں کسی بات پر جھگڑتی ہیں تو اس میں اُن کا اپنا ہی نقصان ہوتا ہے، کیونکہ لڑائی کے بعد بھی انہیں ایک ساتھ ہی رہنا ہے اور ان کا آپس میں جھگڑا کرنا دیگر دیکھنے والیوں کے لیے تماشا بن جاتا ہے۔

یاد رہے! اسلام میں پڑوسی (Neighbour) کے حُقُوق کی بہت اہمیت ہے، چنانچہ

اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے، پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کی ترغیب دلانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے

1...کنز العمال، کتاب الصحبة، باب فی حقوق تتعلق بصحبة الجار، الجزء: ۹، ۵/۷۹، حدیث: ۲۵۵۹۹

کی وصیت کرتا ہوں۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑوسیوں کے اس قدر حُقُوق بیان فرمائے کہ ایسے لگا جیسے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے وراثت میں حصہ دار بنادیں گے۔ (2)

اللہ کریم ہمیں بھی پڑوس کی اسلامی بہنوں کا خُوب خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے فرامین

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جس طرح اپنے کردار کے ذریعے لوگوں کی اصلاح فرمائی، اسی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے نصیحت آموز فرامین کے ذریعے بھی نیکی کی دعوت دے کر اُمّت کی رہنمائی فرمائی، چنانچہ

حضرت سیدنا رافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر تھا، میں نے عرض کی: آپ مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دو (2) بار فرمایا: اللہ پاک تُم پر رحم کرے اور بَرَکت دے۔ (پھر فرمایا:) (1) فرض نمازیں وَقْت پر ادا کیا کرو۔ (2) زکوٰۃ خُوشی سے دیا کرو۔ (3) رَمضان کے روزے رکھو۔ (4) بَیْتُ اللہ کا حج کرو اور (5) کبھی حاکم نہ بنو۔ میں نے عرض کی: حُضُور! آج کل تو حکمران ہی اُمّت کے بہترین لوگ ہیں۔ ارشاد فرمایا: آج کل حکمرانی آسان ہے، لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ آئندہ زمانے میں فُتوحات کی زیادتی کے سبب حکومتیں بھی زیادہ ہوں گی اور اس طرح ممکن ہے کہ نااہل حکمران بھی آئیں گے۔ جب کہ قیامت کے دن حاکم کا حِساب

---

2. ۔۔۔معجم کبیر، محمد زیاد الالھانی عن ابی امامۃ، حدیث: ۷۵۲۳، ج۸، ص ۱۱۱

لمبا ہو گا اور عذاب زیادہ جبکہ غیر حاکم کا حساب کم اور عذاب ہلکا۔ اس لیے کہ حکمران ہی سے زیادہ ظُلم ہوتا ہے اور ظالم حاکم اللہ پاک کے وعدے کو توڑ دیتا ہے۔ انہی حکمرانوں میں سے (عدل و انصاف کرنے والے) بعض اللہ پاک کے مُقرَّب بھی ہوتے ہیں اور بعض (ظلم و ستم کے سبب) بارگاہِ الٰہی سے دُھتکارے ہوئے ہیں۔ اللہ پاک کی قسم! تم میں سے جب کوئی شخص پڑوسی کی بکری یا اُونٹ قبضہ میں کر لے تو بڑا خوش ہوتا ہے کہ میں نے پڑوسی کی بکری یا اُونٹ پکڑ لیا ہے، حالانکہ ایسوں پر عذاب اُتارنا اللہ پاک کا زیادہ بڑا حق ہے۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نفل روزوں کی مَدَنی تحریک

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی میں **نفل روزوں کی مَدَنی تحریک** بالخصوص مَدَنی انعامات والوں کے ذریعے جاری رہتی ہے۔ آیئے! نفل روزوں کے بارے میں چند مَدَنی پھول سنتی ہیں:

نفل روزوں کے بارے میں چند مَدَنی پھول

(1) فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اگر کسی نے ایک دِن نَفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پورا نہ ہو گا، اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔ (مسند ابی یعلیٰ، ۵/۳۵۳، حدیث: ۶۱۰۴) (2) **روزہ سے محبت کرنے والیوں کی تنظیمی دَرَجہ بندی: ممتاز:** جو صَومِ

---

1 . . . شعب الایمان، فصل فی ذکر ماورد من التشدید، ۶/۵۱، حدیث: ۷۴۷۲، الریاض النضرة، ذکر ما یدل علی . . . الخ، ۱/۲۵۳

داؤدی یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھے یا مہینے میں کم از کم 15 روزے اپنی سہولت کے مطابق رکھے یا پانچ (5) ممنوعہ دنوں کے علاوہ سارا سال روزے رکھے۔(عید الفطر اور 13،12،11،10 ذُوالْحِجَّةِ الْحَرام کو روزہ رکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔)[2] **بہتر:** جو ہر پیر شریف اور جمعرات کا روزہ رکھے(پیر اور جمعرات کا روزہ سُنّت ہے، البتہ جو اپنی سہولت کے مطابق مَدَنی ماہ میں سات روزے رکھ لے اس کا بھی تنظیمی طور پر "بہتر" میں شمار ہو گا۔) **مناسب:** جو ہر پیر شریف کو یا مجبوری ہو تو کسی اور دن روزہ رکھے(یُوں مہینے میں چار پانچ روزے ہوں گے۔)(3) **یاد رکھئے! نفل روزہ:** جان بوجھ کر شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، توڑنے سے قضا واجب ہو گی۔[3] (4) ماں باپ اگر بیٹے کو نَفل روزے سے اس لیے منع کریں کہ بیماری کا خطرہ ہے تو والدین کی فرمانبرداری کرے۔[4] (5) شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔[5]

نوٹ: نفل روزوں کی مَدَنی تحریک میں شامل ہونے والی اسلامی بہنیں مجلس مَدَنی انعامات سے رابطہ فرمائیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[6]

2...درمختار وردالمحتار، ۳/۳۹۱

3...درمختار، ۳/۴۷۳

4...ردالمحتار، ۳/۴۷۸

5...درمختار، ۳/۴۷۷

6...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

ہاتھ ملانے کے چند مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے بنام "**101 مَدَنی پھول**" سے ہاتھ ملانے کے چند مَدَنی پھول سنتی ہیں: ☆ دو اسلامی بہنوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحَہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ہاتھ ملاتے وقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُم" (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) ☆ ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گی اِنْ شَآءَ اللہ قبول ہو گی، ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ ☆ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے ☆ **مُصافَحَہ** کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ رکاوٹ نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

1 . . . بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۹۸/۳